REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۵۰/۱۵ ۱۴ صلح ۱۳۴۰ ہش ۱۴ جنوری ۱۹۶۱ء نمبر ۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

دار السلام میں مشرقی افریقہ کی اٹھارویں احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد

گکیو زبان کے بعد مشرقی افریقہ کی دو اور زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی تکمیل

۱۹۶۰ء کے دوران ۷ لاکھ ۲۷ ہزار صفحات پر مشتمل اسلامی لٹریچر کی اشاعت

دار السلام (بذریعہ ڈاک) مشرقی افریقہ کی اٹھارھویں احمدیہ مسلم کانفرنس جو دسمبر ۱۹۶۰ء کے اواخر میں دار السلام میں واقع "مسجد سلام" میں منعقد ہوئی تھی ۲۷ دسمبر ۱۹۶۰ء کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے مشرقی افریقہ کے تمام علاقوں سے آئے ہوئے نمائندگان اور دیگر احباب کو ان شاندار کامیابیوں سے آگاہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۰ء کے دوران احمدیہ مشن کو تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں عطا فرمائیں۔ آپ نے یہ خوشکن اعلان بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گکیو زبان کے بعد اب مشرقی افریقہ کی دو مزید زبانوں یعنی کیکمبا اور لوسیں میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ کانفرنس میں ان ہر دو زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے کی اشاعت کے لئے سکیم مرتب کی جائے۔ نیز آپ نے گکیو زبان میں قرآن مجید کے ترجمے کو جو قبل ازیں مشن کی طرف سے شائع ہو چکا ہے دوبارہ شائع کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ محترم رئیس التبلیغ صاحب نے اس امر کا بھی ذکر کیا کہ ۱۹۶۰ء میں مشن کی طرف سے ۷ لاکھ ۲۷ ہزار صفحات پر مشتمل جو اسلامی لٹریچر شائع کیا گیا تھا۔ وہ خدا کے فضل سے بڑی سرعت کے ساتھ فروخت ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا لوگوں کے اشتیاق اور جذبہ و جوش میں یہ روز افزوں اضافہ اس امر کا ثبوت ہے کہ افریقہ کے باشندے اسلام اور احمدیت کی مساعی میں بیش از بیش دلچسپی لے رہے ہیں۔

کانفرنس میں دو قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔ ان میں سے ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ہفتہ کی بجائے جمعہ کو نصف تعطیل کا دن قرار دے۔ تا کہ مسلمان زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمعہ کی نماز مسجدوں میں آ کر ادا کر سکیں۔ دوسری قرارداد اس مطالبہ پر مشتمل تھی کہ عید الاضحیٰ کو عام تعطیل کا دن قرار دیا جائے۔

۲۷ دسمبر کو کانفرنس کی کارروائی ارنا ٹوگو ہال میں ایک پبلک جلسے کے انعقاد کے بعد پایۂ تکمیل کو پہونچی۔ ہال سامعین سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ اس جلسہ میں رئیس التبلیغ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور مولانا امری عبیدی صاحب آف دار السلام نے صداقت اسلام پر نہایت درجہ پر اثر اور زوردار تقاریر فرمائیں۔ حاضرین نے اسلام کی بے مثل اور لازوال تعلیم کی خوبیوں کے اس دلکش بیان کو نہایت درجہ دلچسپی اور گہری توجہ سے سنا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو شیخ عیسیٰ ہارون کرونگو نے کی۔ اس کے بعد مسلم حمیدی مبایانہ محمود نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ ہر دو تقاریر کے بعد صدر جلسہ آنریبل مسٹر رشید ایم۔ کوادا وزیر لوکل گورنمنٹ اینڈ ہاؤسنگ نے تعریف و توصیف سے پر صدارتی ارشادات میں جلسے کی غرض و غایت اور اس کی پر اثر کارروائی کو بہت سراہا۔ صدر صاحب کی تقریر کے بعد جلسہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

(انگریزی سے ترجمہ۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

دعا کی تحریک

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

میری لڑکی منصورہ (بیگم ناصر احمد) گردہ کی سوزش (Pyelitis) سے بہت بیمار رہی اور تشویشناک طور پر کمزور ہو گئی ہیں۔ ضعف کے سبب بولنا بھی محال ہے۔ ان کے بچے بھی اور دیگر دوسرے عزیزوں کے بچے بھی سب علیل ہیں گو اب انہیں بفضلہ تعالیٰ قدرے افاقہ ہے۔ عزیزہ منصورہ کی حالت قابل فکر ہے۔ ان کے لئے اور بچوں کے لئے سب بہن بھائیوں سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

نیز میری بھانجی عزیزہ شاہدہ جن کے ہاں حال ہی میں لڑکا پیدا ہوا تھا لاہور میں بوجہ سوزش گردہ بیمار ہیں۔ ان کے لئے بھی خاص طور پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب پریشانیاں جلد دور فرما کر تسکین بخشے آمین

مکرم مسعود احمد صاحب گھانا تشریف لے جانے کی غرض سے ہفتہ کی صبح کو چناب ایکسپریس سے روانہ ہو رہے ہیں

احباب اسٹیشن پر پہنچ کر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں

ربوہ ۱۳ جنوری۔ مکرم مسعود احمد صاحب ایم اے جو احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں بطور استاد فرائض بجا لائیں گے گھانا تشریف لے جانے کی غرض سے مورخہ ۱۴ جنوری بروز ہفتہ صبح چناب ایکسپریس سے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ لاہور ہوتے ہوئے مورخہ ۱۷ جنوری بروز سہ شنبہ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہونچیں گے۔ اور پھر وہاں سے ۲۰ جنوری کو گھانا کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوں گے۔

احباب وقت مقررہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ مکرم مسعود احمد صاحب قبل ازیں بھی اسی سکول میں آٹھ سال تک تعلیم و تدریس کا فرض ادا کرتے رہے ہیں۔ احباب آپ کے اور آپ کے اہل و عیال کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے دعا بھی کریں۔

سائنسی تحقیق و تعلیم کی ضرورت پر زور

ڈھاکہ ۱۳ جنوری۔ مشرقی پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل کے۔ اے رحیم خان نے کل یہاں ایک سائنسی نمائش کا افتتاح کیا۔ اس نمائش کا انتظام ڈھاکہ یونیورسٹی نے کیا ہے۔ میجر جنرل کے اے رحیم خان نے نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے سائنسی تحقیق و تعلیم کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور کہا اس کے بغیر ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ جنوری ۶۱ء

غلط فہمیوں کا ازالہ

جماعت احمدیہ کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں یا پھیلائی جاتی ہیں اس کی کئی قسمیں ہیں ایک تو وہ غلط فہمیاں ہیں جو عموماً ان پڑھ مسلمانوں میں ناواقفیت اور لاعلمی کی وجہ سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ان بچاروں کو مذہب کا صحیح تصور نہیں ہوتا وہ جو کچھ سنتے ہیں اس پر یقین کر لیتے ہیں ایسے لوگوں میں اکثر ایسی باتیں پھیلائی جاتی ہیں جو ان کو جماعت کے خلاف نفرت یا طیش دلانے والی ہوتی ہیں اور بعض وقت تو ایسی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ انسان ہنس پڑتا ہے۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ربوہ آتے ہوئے ریل گاڑی یا بس میں جب ربوہ کے قریب پہنچتے ہیں تو لوگ جماعت کے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگتے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ مرزائیوں نے دوزخ اور بہشت بنائے ہوئے ہیں اور جو لوگ آتے ہیں ان کو دوزخ اور بہشت کی جھلک دکھا کر پھانس لیتے ہیں۔ ایک اور شخص کہتا ہے یار چھوڑو مرزائیوں نے تو اپنا کلمہ بھی نیا بنا لیا ہے انکی نمازیں بھی اور طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک دوسرا بول اٹھتا ہے اجی بڑے مرزا صاحب جادو کیا کرتے تھے اب وہ اپنے بڑے لڑکے کو جادو سکھا گئے ہیں بس اس طرح لوگ جادو کے زور سے آ آ کر پھنس جاتے ہیں۔ بعض دفعہ تو بڑے لطیفے بھی ہو جاتے ہیں۔ یہاں ان کے بیان کرنے کی گنجائش نہیں۔ راقم الحروف ایک دفعہ کراچی میں احمدیہ ہال کے باہر جمعہ کے دن نماز کے وقت دروازہ کے باہر کھڑا تھا دو تین فوجی مسلمان ادھر سے گذرے اور لوگوں کو آتا جاتا دیکھ کر پوچھنے لگے یہاں کیا ہے۔ لوگ کیوں جمع ہو رہے ہیں۔ بتایا گیا کہ یہ احمدیوں کی جامع مسجد ہے نماز پڑھنے کے لئے لوگ آئے ہیں پوچھنے لگے کیا ہم بھی اندر آ سکتے ہیں کہا گیا کہ بڑی خوشی سے آپ آ سکتے ہیں۔ راقم الحروف انہیں اندر لے گیا۔ خطبہ ہو رہا تھا خطبہ کے بعد نماز کھڑی ہوئی۔ وہ دوست دیکھتے رہے جب نماز ہو چکی تو کہنے لگے یہ تو مسلمان ہیں مرزائی تو نہیں۔ ہم نے تو سنا ہے کہ مرزائیوں کی نماز بھی اور قسم کی ہوتی ہے۔ یہ تو بطور نمونہ کے ہم نے لکھا ہے ورنہ سینکڑوں اس قسم کی غلط فہمیاں عام مسلمانوں میں احمدیوں کے متعلق پھیلی ہوئی یا پھیلائی ہوئی ہیں۔

یہ تو ان پڑھ لوگوں کا معاملہ ہے حقیقت یہ ہے کہ پڑھے لکھے لوگوں کے دلوں میں بھی بہت سی غلط فہمیاں جاگزیں ہیں خاص کر ایسے لوگوں میں جو ہیں تو پڑھے لکھے مگر مذہب سے زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے۔ عموماً ایسی غلط فہمیاں مخالفین عمداً پھیلاتے رہتے ہیں مثلاً یہ کہ احمدیوں نے اپنا نیا کلمہ بنایا ہوا ہے وہ آنحضرت صلعم کے مقابلہ میں مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ وہ فرشتوں پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کا قرآن اور ہے وہ حدیث کو نہیں مانتے۔ وہ تقدیر کے قائل نہیں ختم نبوت کے قائل نہیں۔ وہ حج نہیں کرتے بلکہ انہوں نے قادیان میں اپنا کعبہ بنایا ہوا ہے انہوں نے حکومت در حکومت قائم کی ہوئی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اصل بات یہ ہے کہ اکثر ایسی غلط فہمیاں دیدہ و دانستہ ملک نصر اللہ خان جیسے احمدیت کے مخالف ضد سے پھیلاتے ہیں۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ احمدیوں کے صحیح عقاید کیا ہیں لیکن اشتعال انگیزی کے لئے جان بوجھ کر غلط بیانیاں کرتے ہیں۔ اور کوئی سچی بات بھی ان کے مونہہ سے نکلتی ہے تو اسکو ایسا رنگ دیا جاتا ہے کہ جس سے سننے والے یا پڑھنے والے احمدیت کے خلاف بدظن ہو جائیں۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اس وقت سوا احمدیوں کے مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں ہے جو یورپ افریقہ اور دوسرے غیر اسلامی ممالک میں مشن قائم کر کے تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام کر رہی ہے۔ مگر ملک نصر اللہ خان ایسے لوگ جنہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف غلط فہمیاں پھیلانا اپنا پیشہ بنایا ہوا ہے ہر وقت مسلمانوں میں یہ غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ احمدیوں کے مشن کچھ بھی کام نہیں کر رہے۔ دراصل افریقہ اور یورپ میں جو لوگ مسلمان ہو رہے ہیں وہ یونہی آپ سے آپ یا کسی اور وجہ سے ہو رہے ہیں۔ ہفت روزہ ایشیا میں کئی بار ایسی باتیں شائع کی گئی ہیں۔

ایک بہت بڑی غلط فہمی جو ان لوگوں کے نزدیک بڑی کامیاب ہے جماعت احمدیہ کے خلاف یہ ہے کہ احمدی ختم نبوت کے قائل نہیں۔ اور انہوں نے امت محمدیہ کے مقابلہ میں نعوذ باللہ ایک الگ امت بنائی ہوئی ہے۔ یہ سراسر جھوٹ ہے اسی طرح اشتعال انگیزی کے لئے یہ لوگ احمدیوں کے خلاف یہ غلط فہمی بھی پھیلاتے ہیں کہ انہوں نے جہاد کو منسوخ کر دیا ہے اور ایک فقرہ یا ایک مصرعہ کسی عبارت یا کسی نظم سے الگ پیش کر کے جھوٹ بولتے ہیں ان لوگوں کی خصلت یہ ہے کہ اگرچہ ہزاروں بار اسکی تردید کی جاتی ہے اور احمدیوں کے صحیح عقاید بتائے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ ہمیشہ جماعت کی طرف اپنے مطنونہ عقائد منسوب کر کے لوگوں میں غلط فہمیاں پھیلاتے چلے جاتے ہیں اور کبھی اپنی ضمیر سے بھی شرمندہ نہیں ہوتے۔

جہاں تک ملک نصر اللہ خاں عزیز کا معاملہ ہے یہ بچارا اپنی فطرت سے اتنا مجبور ہے کہ حالانکہ آپ کی والدہ ماجدہ بھی احمدی تھی۔ آپ کا والد ماجد بھی احمدی تھا۔ آپ کا بھائی بھی احمدی ہے اور بہت سے دیگر رشتہ دار بھی احمدی ہیں یہ ہو نہیں سکتا کہ ان کو احمدیوں کے صحیح عقاید کا علم نہ ہو۔ باوجود اسکے آپ کو یہ لاعلاج مرض لگا ہوا ہے کہ آپ ہر دفعہ احمدیوں کے ذمہ غلط عقاید لگا کر اشتعال انگیزی کرتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کو علم ہے کہ احمدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو امتی نبی مانتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کا دعوے ہے کہ ان کی نبوت صرف آنحضرت صلعم کی نبوت کا ظل ہے اور آپ کو یہ مقام آنحضرت صلعم کی غلامی میں حاصل ہوا ہے۔ اور آپ آنحضرت صلعم کی رسالت کا جھنڈا ساری دنیا میں لہرانے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں لیکن ملک صاحب ہمیشہ اسکو نظر انداز کر کے آپ کو "امتی نبی" کی بجائے امت محمدیہ کے مقابلہ میں نئی امت بنانے والے نبی کے طور پر پیش کر کے دیدہ و دانستہ جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے رہتے ہیں۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ یا کوئی دوسرا مخالف مرزا صاحب کو ایسا نبی ضرور مان لے کوئی نہ مانے یہ اس کا اختیار ہے لیکن یہ کس قدر بددیانتی ہے کہ احمدیوں کے صحیح عقیدہ کو اور حضرت مرزا صاحب کے اصل دعوے کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جائے اور لوگوں میں منافرت پھیلائی جائے۔ اس کانٹ چھانٹ سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ احمدیوں کا صحیح عقیدہ قطعاً اسلام کے منافی نہیں ہے اس لئے اس کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے اور دیدہ و دانستہ غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ اصولی بحث کرتے اور بتاتے کہ اسلام میں ایسی نبوت کا دعوے بھی نعوذ باللہ صحیح نہیں ہے۔ وہ ایسا تو کرتے نہیں البتہ اس عقیدہ کو غلط رنگ دے کر جس سے عوام کو اشتعال پیدا ہو پیش کرتے ہیں۔ اسکو وہ اپنے خیال میں خدمتِ اسلام سمجھتے ہیں حالانکہ اسلام کیا دہریت میں بھی بددیانتی بری سمجھی جاتی ہے۔

ملک نصر اللہ خاں عزیز جو کچھ بھی کرتے ہیں اگرچہ محض ضد سے کرتے ہیں اور شاید خدمت اسلام سمجھ کر کرتے ہیں مگر ہماری دانست میں وہ جو کچھ کرتے ہیں نادانی سے کرتے ہیں اور اس سے ان کو بجائے فائدہ کے نقصان ہی اٹھانا پڑتا ہے اور خود ان کی اپنی جدوجہد پر ہی اس سے برا اثر پڑتا ہے۔ اس کی ایک مثال ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔ مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف ایڈیٹر المنبر لائلپور نے کسی وقت ایک کتاب مرتب کی تھی جس کا نام ہے "کیا جماعت اسلامی حق پر ہے"۔ اس میں مودودی صاحب کی سابقہ اسلامی جماعت کی مخالفت میں مواد دیا گیا ہے۔ اس میں سے مولانا حکیم عبدالرحمٰن ہاشمی صاحب کا خط ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

> "میں اس مجلس دستور ساز کا رکن ہوں۔ جس نے جماعت اسلامی کا دستور مرتب کیا ہے۔ لیکن خدا شاہد ہے۔ کہ جب سے دستور کی یہ عبارت پڑھی گئی "رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے۔ کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے۔ کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہو۔"
>
> اس وقت سے لیکر آج تک ذہن کے کسی حاشیہ خیال میں بھی یہ مفہوم کبھی نہیں آیا کہ:۔
>
> ۱۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی سابق نبی تنقید سے بالا تر نہیں۔ اور کسی کی اتباع جائز نہیں۔ بلکہ ہمارے ذہن میں مرزائیت کی تردید مقصود تھی۔" (کیا جماعت اسلامی حق پر ہے؟ صفحہ ۲۳۰-۲۳۱)

خط کا مفہوم واضح ہے۔ اگر نیت صحیح ہوتی اور جماعت احمدیہ پر غلط الزام نہ لگایا جاتا تو ایسی بات دستور میں داخل کرنے کی ضرورت نہ تھی جس سے تمام علمائے اسلام مودودی صاحب کے خلاف ہو گئے۔ اور اس کی صفائی کرنی پڑی۔ جماعت احمدیہ قطعاً کسی شخص کو آنحضرت صلعم کے مقابلہ میں مطاع نہیں مانتی۔ خود بانئ سلسلہ علیہ السلام آنحضرت صلعم کے متعلق فرماتے ہیں ع

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

سوچئے کہ غلط فہمی یا غلط بیانی سے مودودی صاحب کو کیا فایدہ ہوا۔ ذرا سوچئے۔

یہ اشیاء کن کی ہیں

بارہ کے قریب کاغذات کا ایک فائیل۔ ایک ٹارچ۔ ایک چادر سفید لٹھے کی۔ یہ اشیاء جلسہ کے ایام میں ایک گاڑی سے ملی ہیں جس دوست کے ہوں نشانی بتا کر خاکسار سے لے سکتا ہے۔

(شیخ محمد یوسف احمدیہ مسجد لائلپور)

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ھے

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کی وفات

اور جنازہ کے قادیان لیجانے اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کی ایمان افروز تفصیلات

از مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیرہ سال تک صحبت پاک سے فیض یاب ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ میں جب خاص حالات کے تحت اصحاب الصفہ کی ایک اور جماعت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کی خدمت اور آپ کی معنوی صحبت کی توفیق ملی تو حضرت بھائی جی کو دور اوّل کے زمانہ کے عین مطابق پورے تیرہ سال تک اس دوسری صحبت کی توفیق بھی حاصل ہوئی۔ مگر جس طور پر غریب الوطنی کی حالت میں پاکستان میں آپ کی وفات ہوئی۔ اور پھر جن غیر معمولی حالات میں آپ کے جنازہ کو اپنے آقا و مطاع کے قدموں میں لانے کے سامان پیدا ہوگئے۔ ان کی تفصیلات سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ سب کچھ حضرت بھائی جی کی اس مقدس ہستی کے ساتھ سچی محبت کا ثمرہ ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ قادیان میں آپ کے جنازہ کے جلد پہونچنے کے سامان مہیا فرما دیئے۔ اس سلسلہ میں واقعات کی ایمان افروز تفصیلات درج ذیل کی جاتی ہیں۔

ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے درویشان قادیان کا ایک قافلہ مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۶۰ء کو قادیان سے روانہ ہوا۔ اس قافلہ میں حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ قادیانی بھی تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ کے ہمراہ آپ کی اہلیہ محترمہ اور آپ کی ایک بہو یعنی مکرم مہتہ عبدالرزاق صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی تھیں۔ جن کے ساتھ ان کے دو چھوٹے بچے تھے۔

ربوہ کا جلسہ گزر جانے کے بعد چند روز کے لئے اپنے بچوں کے پاس کراچی جانے کا پروگرام تھا۔ چنانچہ آپ لاہور سے کراچی کے لئے مورخہ ۵؍۱ کو روانہ ہوئے۔ اس سفر میں بھی آپ کے ساتھ وہی چار دوسرے افراد تھے۔ مگر حسن اتفاق تھا کہ آپ کے ایک پوتے مکرم مہتہ عبدالہادی صاحب ڈرلنگ انجینئر بھی آپ کے ہمسفر ہوگئے۔

حضرت بھائی جی سیکنڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے۔ جبکہ باقی افراد قافلہ دوسرے کمپارٹمنٹ میں تھے۔ سفر کے آغاز میں آپ کی طبیعت اچھی تھی۔ مگر رات کے بارہ ایک بجے کے درمیان جب ریل گاڑی خانیوال جنکشن سے دو سٹیشن ادھر ہی تھی۔ آپ کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی۔ آپ کی اہلیہ محترمہ پاس ہی تھیں۔ آپ نے پاؤں سہلائے جسم کو مزید کپڑوں میں لپیٹا مگر طبیعت زیادہ ہی بگڑ گئی۔ اور جلد ہی دو تین لمبے سانس لینے کے بعد آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

تھوڑی دیر بعد خانیوال جنکشن آگیا۔ باہمی مشورہ سے یہی طے پایا کہ اسی جگہ اتر جائیں۔ چنانچہ اترتے ہی مہتہ عبدالہادی صاحب نے اپنے والد مکرم مہتہ عبدالقادر صاحب کو کراچی فون کرکے اس اندوہناک واقعہ کی اطلاع دی۔ اس وقت ۲½ بج چکے تھے مہتہ عبدالقادر صاحب نے اپنے بیٹے کو خانیوال کی مقامی جماعت احمدیہ سے جلد از جلد رابطہ پیدا کرنے کی ہدایت دی۔ دوسری طرف اسی وقت پوسٹ ماسٹر خانیوال کو غریب الوطنی میں اپنے والد ماجد کی ناگہانی وفات کی اطلاع دے کر ان سے درخواست کی کہ اگر وہ خانیوال کے کسی احمدی دوست کا ایڈریس جانتے ہیں تو انہیں فوری طور پر اس سانحہ کی اطلاع کر دی جائے تاکہ وہ میرے بیٹے کی مدد کے لئے سٹیشن پر پہونچ سکیں۔ ادھر عبدالہادی صاحب بھی تانگہ پر ایک قلی کی راہنمائی میں احمدی دوستوں کی تلاش میں نکل پڑے۔ اس طرح جلد ہی مقامی جماعت کے متعدد افراد سٹیشن پر آجمع ہوئے۔

پوسٹ ماسٹر صاحب خانیوال کو فون کرنے کے بعد مکرم مہتہ عبدالقادر صاحب نے اسی وقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو ربوہ میں فون کیا۔ حضرت میاں صاحب فوراً فون پر تشریف لے آئے۔ مکرم مہتہ صاحب کا بیان ہے کہ حضرت میاں صاحب نے میری زبانی حضرت اباجی کی وفات سنکر فرمایا۔

ہم اماں جی کو یعنی حضرت بھائی جی کی اہلیہ محترمہ کو کہہ رہے تھے کہ بھائی جی کو نہ لیکر جائیں۔ مگر انہوں نے ہماری بات نہ مانی۔ اچھا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس موقعہ پر مہتہ صاحب نے ذکر کیا کہ جب میں اگلے روز ربوہ پہونچا۔ تو حضرت میاں صاحب نے بیان فرمایا کہ میرا فون برآمدے میں ہے۔ حسن اتفاق سے جب آپ کا فون آیا۔ تو میں کمرے کے اندر جاگ رہا تھا گھنٹی کی آواز سنتے ہی فون کے پاس پہنچ گیا ورنہ ممکن ہے فون کی گھنٹی اندر سنائی نہ دیتی۔ مکرم مہتہ عبدالقادر صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اسی وقت اپنے بھائی مہتہ عبدالسلام صاحب کو منگلا ڈیم اطلاع کر دی کہ وہ معہ اہل و عیال لاہور روانہ ہوجائیں۔ اسی طرح کراچی میں دوسری جگہ مقیم اپنے بھائی مہتہ عبدالرزاق صاحب کو فون ہی کے ذریعہ اطلاع کر دی۔ ہم دونوں نے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور آنے کا ارادہ کرلیا۔ مہتہ عبدالرزاق صاحب کی تجویز پر طے پایا کہ اگر ممکن ہوسکے تو حضرت اباجی کے جنازہ کو قادیان لے جانے کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ میں نے اسی وقت یعنی تین بجے رات ہی انڈین ہائی کمشنر سے بذریعہ فون بات کی۔ موصوف نے ہمدردانہ تعاون کا وعدہ کیا۔ اسی وقت میں نے حضرت میاں صاحب کو فون کیا اور بتایا کہ ابھی اس طرح ہائی کمشنر صاحب نے وعدہ کیا ہے۔ سنکر آپ نے فرمایا:۔

"الحمد للہ یہ تو بہت ہی اچھا ہوا۔ بھائی جی نے اپنی قبر کا مقام منتخب کرکے حضرت صاحب سے اس جگہ کو اپنے لئے ریزرو کروا لیا ہوا ہے۔ آپ کی خواہش تھی میں قادیان میں دفن کیا جاؤں۔ یہ تو بہت ہی اچھا کام ہوا۔ اس طرح بھائی جی کی خواہش پوری ہو جائیگی نیز فرمایا حضرت صاحب کو بھی اطلاع دے رہا ہوں۔ حضور یہ سنکر خوش ہوں گے۔"

مکرمی مہتہ عبدالقادر صاحب نے بتایا اس کے جلد بعد میں نے عزیز عبدالہادی کو سٹیشن ماسٹر خانیوال کی معرفت فون کیا۔ دریافت کرنے پر عزیز نے بتایا کہ اسٹیشن پر بہت سے احمدی دوست آگئے ہیں۔ اور یہ کہ ہم ٹرک لے کر ربوہ جا رہے ہیں۔

مہتہ عبدالرزاق صاحب کے متعلق فیصلہ ہوا کہ وہ انتظامات کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور چلے جائیں۔ اور یہاں کے باقی انتظامات کے لئے میں یہاں رہوں۔ چنانچہ میں صبح ۹½ بجے انڈین ہائی کمشنر کے دفتر میں گیا۔ اور ان کے کارکنوں نے بڑے حسن سلوک کا مظاہرہ کیا فوری طور پر نصف گھنٹہ کے اندر اندر ان کے فرسٹ سکرٹری نے ایک خط انگریزی میں لکھ کر دیا۔ اس خط نے راستہ میں ہر دو بارڈروں پر بہت کام دیا۔ اسی دوران میں دوسری طرف عزیز فاروق مہتہ انٹرنیشنل پریس فوٹوگرافر نے فیملی کے ویزے کے لئے انتظام کرالئے۔

یہ امر بہت قابل تعریف ہے کہ مسٹر ساہنی انڈین ہائی کمشنر نے دفتری اوقات سے زائد وقت دے کر نہ صرف ویزا فارم داخل کرلئے بلکہ پندرہ منٹ کے اندر اندر ویزا مکمل کرکے عزیز فاروق کے حوالے کر دیئے۔

چونکہ ہوائی جہاز میں صرف دو سیٹیں مل سکیں۔ اس لئے میں اور عزیزہ آصفہ مہتہ .P.I.A کے جہاز میں تین بجے روانہ ہوئے اور ۵¼ بجے لاہور پہونچ گئے۔ باقی فیملی ممبر بذریعہ ٹرین ۴ بجے صبح سوار ہوکر ۱۱½ بجے لاہور پہنچ گئے۔

لاہور پہنچکر حضرت میاں صاحب کو فون پر اطلاع دی کہ میں لاہور پہنچ گیا ہوں حضرت میاں صاحب نے بتایا کہ عزیز ہادی حضرت بھائی جی کا جنازہ لے کر ربوہ پہونچ گیا ہے۔ ہم نے تابوت بنوالیا ہے۔ اور تجہیز و تکفین کے انتظامات بھی کر دیئے گئے ہیں۔

میں شفا میڈیکو کی ایمبولنس کار لے کر ۷ جنوری کو صبح ۶½ بجے ربوہ پہنچ گیا۔ وہاں پہلے ہی جنازہ تیار تھا۔ ۹ بجے مقبرہ بہشتی ربوہ کے میدان میں ہزاروں اہل ربوہ کی معیت میں حضرت میاں صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے ازراہ شفقت حضرت اقدس کی کار بھی ہمارے لئے ربوہ سے بھجوا دی اور حکم دیا کہ جب تک بھائی جی کا جنازہ بارڈر سے گزر نہ جائے آپ نے یہیں رہنا ہے۔ اور مجھے آکر تفصیل سے مطلع کرنا ہے۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ حضرت بھائی جی کتنے خوش قسمت ہیں کہ تین جگہوں میں جنازے پڑھے جائیں گے۔ ۹½ بجے جنازہ لیکر ہم ربوہ سے روانہ ہو گئے اور ۱۲½ بجے لاہور رتن باغ پہنچ گئے۔

اس دوران میں مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور (جن کے ہاں ہماری فیملی معاشری ہوئی تھی) نے ایمبولنس کار کا ایکسپورٹ پرمٹ اور میڈیکل سرٹیفکیٹ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا سرٹیفکیٹ وغیرہ دیگر ضروری کاغذات کی تکمیل میں بڑی جانفشانی سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

لاہور میں دوستوں نے دو دفعہ جنازے پڑھے۔ پہلی دفعہ مکرم سید بہاول شاہ صاحب نے پڑھایا۔ کچھ دیر بعد اور دوست آ گئے جنہوں نے مکرم میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔

بارڈر پر جانے کے لئے لاہور کے تیس چالیس دوست تیار ہو گئے۔ چنانچہ طارق ٹرانسپورٹ کی ایک سالم بس لے کر بارڈر پہنچ گئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ بارڈر پر پاکستانی چیکنگ پوسٹ کو حضرت بھائی جی کے جنازہ کی اطلاع مل چکی تھی۔ جنازہ پہنچتے ہی کیا پولیس اور کیا سول حکام سب ہی ہمدردی سے پیش آئے۔ اور پورا تعاون کیا اور اپنے خاص اختیارات استعمال کرتے ہوئے بس سمیت سب دوستوں کو انڈین بارڈر تک آنے کی اجازت دیدی۔

ادھر قادیان میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے مورخہ ۷/۱ کو صبح دس بجے کے قریب تار کے ذریعہ حضرت بھائی جی کے جنازہ لائے جانے کی اطلاع ملی۔ چنانچہ فوری طور پر قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی معیت میں حسب ذیل دوست جنازہ لینے کے لئے روانہ ہو گئے

(۱) مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز (۲) مکرم فضل الٰہی خان صاحب (۳) مکرم مولوی برکت علی صاحب (۴) مکرم چوہدری مبارک علی صاحب (۵) مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب (۶) مکرم عبدالسلام صاحب (۷) مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل (۸) اور خاکسار ایڈیٹر بدر۔

امرتسر پہنچ کر حضرت میاں صاحب کی ہدایت کی تعمیل میں ایک ٹرک لے لیا گیا اور دو بجے کے قریب بارڈر پر پہنچ گئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ابھی جنازہ نہیں آیا۔ اس اثناء میں چند درویشان سے ملاقات ہوئی جو پاکستان سے قادیان واپس آ رہے تھے۔ ان میں سے مکرم چوہدری سکندر خان صاحب کو بارڈر پر ہی ٹھہرا لیا گیا۔

کافی انتظار کے بعد ۴½ بجے جنازہ پاکستانی بارڈر پر آ جانے کی اطلاع ملی۔ حکام کی اجازت سے ٹرک کو بارڈر لائن کے قریب تک لے جایا گیا۔ اس اثناء میں جنازہ بھی بارڈر لائن سے کچھ فاصلہ پر پہنچ چکا تھا۔ ان میں ایک نوجوان آگے آیا اور پاکستانی بارڈر لائن پر رک کر اس نے السلام علیکم کہا اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو مخاطب کر کے کہا۔

"میاں صاحب یہ فاروقی جمیعت ہوں ہم آپ کی امانت لائے ہیں۔۔۔۔۔۔ آپ ہم سے یہ امانت لے لیں"

یہ کہتے ہوئے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور وہ بوجہ رقت اور کچھ نہ بول سکے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے ان کو صبر کی تلقین کی۔ جلد ہی ٹرک مقررہ مقام پر پہنچ گیا۔ ادھر پاکستانی احمدی دوستوں نے بارڈر لائن سے کچھ فاصلہ پر ایمبولنس کار سے جنازہ اتارا اپنے کندھوں پر رکھ کر آگے بڑھے۔ سامنے ہم لوگ کھڑے تھے۔ یہ نظارہ بھی بڑا ہی عجیب تھا۔ سب آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ جنازہ کے آگے آگے حضرت بھائی جی کی اہلیہ محترمہ۔ ان کے دو بڑے بیٹے مکرم مہتہ عبدالقادر صاحب۔ اور مکرم مہتہ عبدالرزاق صاحب اور ایک بہو محترمہ نجم بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مہتہ عبدالسلام صاحب) تھیں۔ بارڈر لائن عبور کر کے یہ بھی ہماری طرف بڑھے تو انہوں نے مرزا وسیم احمد صاحب کو مخاطب کر کے کہا۔

"لیجئے میاں صاحب ہم آپ کی امانت لے کو حاضر ہوئے ہیں۔ آپ اپنی امانت ہم سے وصول کر لیں"

اس وقت دونوں طرف ہی رقت کا ایک عجیب عالم طاری تھا۔ بارڈر لائن کے ایک طرف پاکستانی دوست جنازہ کو کندھوں پر اٹھائے کھڑے تھے۔ دوسری طرف ہم لوگ جنازہ کے منتظر۔!! دوستوں کی درخواست پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ بعدہٗ پاکستانی دوست دو تین قدم آگے بڑھے۔ ہم نے بھی چند قدم آگے بڑھ کر تابوت کو کندھوں پر اٹھایا اور پاس کھڑے ٹرک پر رکھ دیا۔ پاکستانی دوست تھوڑی دیر بعد اس جگہ سے واپس لوٹ گئے

انڈین بارڈر کے تمام عملہ نے بھی بڑی ہمدردی دکھائی اور اچھا تعاون پیش کیا۔ تاہم ضابطہ کی کارروائی کی تکمیل میں کافی دیر ہو گئی۔ اس طرح تمام ضروری اندراجات سے فارغ ہو کر حضرت بھائی جی کے لواحقین اور درویشان قادیان کی تمام پارٹی جنازے کے ساتھ ہی ٹرک میں سوار ہو گئے۔ اتفاق سے مکرم مولوی عبداللہ صاحب درویش بھی عین جنازہ کی آمد کے وقت پاکستان سے واپس آ پہنچے۔ اس طرح وہ بھی اس پارٹی میں شامل ہو گئے۔

۶¼ بجے بارڈر سے ٹرک روانہ ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو ایکسپرس تار دینے کے لئے رستہ میں امرتسر پوسٹ آفس کے پاس بیس پچیس منٹ رکنا پڑا۔ تاہم جلد روانہ ہو گئے۔ کھلے ٹرک میں چونکہ سخت سرد ہوا پڑ رہی تھی اس لئے مہمانوں کو ٹرک کی کرسیوں پر ذرا آگے جگہ دی گئی۔ پونے نو بجے شب کے قریب جنازہ قادیان پہنچ گیا۔

احمدیہ چوک میں محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی معیت میں درویشان اس کا انتظار میں کھڑے تھے۔ جنازہ دفتر بیت المال کے برآمدے میں لے جایا گیا۔ اور حضرت بھائی جی کے لواحقین کو ان کے اپنے مکان پر پہنچا دیا گیا۔ شعبہ ضیافت نے مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ رات ہی کو اعلان کر دیا گیا کہ جنازہ صبح ہو گا۔ چنانچہ ۹ بجے کے قریب تابوت بہشتی مقبرہ میں رکھ دیا گیا جہاں تمام احمدی بچوں عورتوں اور مردوں نے اپنے بزرگ درویش بھائی کی آخری زیارت کا (متعدد غیر مسلم بھی چہرہ دیکھنے کے لئے آئے) ۱۰ بجے کے قریب تابوت جنازہ گاہ لے جایا گیا۔

یہ وہی مقام ہے جو خود حضرت بھائی جی کی نشاندہی سے جنازہ گاہ کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت بھائی جی رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جنازہ کی چارپائی رکھی گئی تھی اسی جگہ آپ کے اس خادم اور مخدوم کی چارپائی رکھ دی گئی۔ درویشان نے پانچ صفیں بنائیں۔ اور محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں چار کی بجائے پانچ تکبیریں کہی گئیں اور اپنے مرحوم درویش بھائی کی بلندی درجات کے لئے خاص دعا کی گئی۔ نماز جنازہ سے فراغت کے بعد چارپائی کو تمام درویش باری باری کندھا دیتے ہوئے شاہ نشین کی طرف بڑھے۔ محترم امیر صاحب مقامی کے حکم سے تھوڑی دیر کے لئے چارپائی کو اس مقام کے سامنے رکھا گیا جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابہ کرام کی معیت میں اس جگہ تشریف فرما ہوتے تھے۔

اس کے بعد مزار مبارک کی چاردیواری کے بالکل مغربی جانب کے رُخ میں تیار شدہ قبر کے پاس چارپائی کو رکھ دیا گیا۔ مرحوم کے دونوں بیٹوں اور باقی ماندہ دوستوں نے آخری بار چہرہ کی زیارت کی اور تابوت کو میخوں سے بند کر کے مسنون دعاؤں کے ساتھ قبر میں اتار دیا گیا۔

قبر تیار ہو چکنے پر محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے قبر پر دعا کرائی۔ بعدہٗ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر بھی اجتماعی دعا کی گئی اور اس طرح حضرت مسیح پاک کے اس قدیم صحابی کو حضورؑ کے مزار کے قریب ہی سپرد خاک کر کے اشکبار آنکھوں اور غمگین دلوں کے ساتھ لوٹ آئے انا للہ وانا الیہ راجعون

اللّٰھم اغفر لھم وارفع درجاتھم فی اعلیٰ علیین۔ آمین

وقف جدید

سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے سال چہارم کے وعدے اضافہ کے ساتھ ارسال فرمائے ہیں

ملک عمر علی احمد صاحب رئیس ملتان ۱۲۰ – ۰ –
ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ملتان شہر – – ۵۰
ڈاکٹر محمد جی صاحب ملتان " ۰ – ۷۵
چوہدری عبدالکریم صاحب " ۰ – ۴۰
محمد اکرام اللہ صاحب " ۰ – ۵۵ ادا شد

چوہدری فتح محمد صاحب کھڈال سیالکوٹ ۸ – ۲۰

چوہدری بشیر محمد صاحب آنبہ شیخوپورہ ۸ – ۳۴

ملک محمد عبداللہ صاحب باب الابواب ربوہ ۰ – ۳۱
چوہدری محمد انور حسین صاحب شیخوپورہ – ۱۰۰۰
چوہدری مقبول احمد صاحب " ۰ – ۶۰
ملک حبیب الرحمٰن صاحب " ۰ – ۵۶

چوہدری بشیر احمد صاحب ابن چوہدری محمد انور حسین صاحب شیخوپورہ – ۵۰

چوہدری منور احمد صاحب ملتان منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ ۰ – ۲۵

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ان سب کو خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کی مختصر روئداد

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایمان افروز تقریر

اسلام اور احمدیت کی صداقت احمدی خواتین کے فرائض اور دیگر تربیتی امور پر اہم تقاریر

مورخہ ۲۶ دسمبر اجلاس اول

پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۰ء جلسہ سالانہ کا آغاز حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ الودود کی افتتاحی تقریر سے ہوا حضرت اقدس نے دعا کروائی جسمیں تمام حاضرین جلسہ نے بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ اپنے پیارے امام کی صحت اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کیں۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر بعنوان اسلام اور غیر مسلم دنیا جلسہ گاہ مردانہ کے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سنی گئی۔ اس کے بعد خواتین کا الگ پروگرام زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ شروع ہوا سب سے پہلے محترمہ امۃ المصور بنت مرزا داؤد احمد صاحب نے نظم سنائی اس کے بعد محترمہ مبارکہ نیر صاحبہ نے "تربیت" سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا یہ موضوع کی اہمیت کی تشریح کے بعد انہوں نے بتایا کہ تربیت انسانی زندگی کے ہر مرحلہ پر ضروری ہے۔ اور انسان کی زندگی میں سب سے زیادہ توجہ طلب حصہ بچپن ہے۔ لہٰذا تربیت اطفال سب سے اہم فریضہ ہے۔ بچپن میں وراثت ماحول اور تعلیم سے متاثر ہو کر انسان ایک خاص نظریہ حیات و مذہب بنا لیتا ہے اگر ہم ایک زندہ اور فعال جماعت ہیں تو ہمیں اطفال کی تربیت کیطرف پوری توجہ دینی چاہیئے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے احمدی خواتین کو احمدیت کی ترقی میں حصہ لینے کی تلقین کی آپ نے کہا جاہ و حشمت مادی چیزیں ہیں مذہب لافانی ہے روحانیت کے وسیع میدان دعوت عمل دیتے ہیں۔ احمدیت کی تعلیم کو عام کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

اس کے بعد ایک ننھی سی بچی نصرت جہاں بنت مولوی عبد المالک خان صاحب کراچی نے "مصلح موعود کے زمانے میں اسلام کی ترقی" کے عنوان پر ایک مختصر سی تقریر کی جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی پر روشنی ڈالتے ہوئے دنیا کے کناروں تک احمدیت کی روشنی پھیل جانے کے ثبوت پیش کئے گئے

اجلاس دوم

دوسرا اجلاس زیر صدارت محترمہ سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا تلاوت کے بعد محترمہ امۃ المالک صاحبہ راولپنڈی نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ مصباح نے احمدی اخبارات میں مصباح کا مقام کے موضع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا آپ نے بتایا کہ واذا الصحف نشرت کی پیشگوئی آج کے زمانہ میں پوری شان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت پیش کر رہی ہے حتیٰ کہ ہماری مختصر سی جماعت بھی الفضل ریویو آف ریلیجنز البشریٰ انصار اللہ خالد اور تشحیذ الاذہان اور باہر کے مشنوں سے درجنوں کی تعداد میں رسائل نکال رہی ہے انہی رسائل میں سے احمدی خواتین کا مرکزی ترجمان ماہنامہ مصباح بھی ہے۔ لہٰذا اہل قلم خواتین کا فرض ہے کہ وہ اپنے اس جریدہ کا معیار بلند کرنے کے لئے دلچسپ علمی ادبی مضامین اشعار اور بہترین تجاویز بھیجتی رہا کریں نیز اس کے خریدار بنا ئیں تاکہ یہ رسالہ ترقی کرے اور اپنے معیار کو لجنہ اماء اللہ جیسی منفرد مجلس کے شایان شان بنا سکے اس کے بعد سیدہ حمید بانو صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد واضح فرمائے آپ نے بتایا کہ اسلام عرصہ سے انحطاط پذیر تھا جب کہ خدا تعالےٰ نے اپنی قدیم روایت کے مطابق چودھویں صدی کے سر پر مسلمانوں کو سیدھی راہ دکھانے کے لئے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا انہوں نے خدائے پاک کی زبردست تائید سے دنیا پر ثابت کر دکھایا کہ ہمارا حی و قیوم خدا آج بھی زندہ ہے پھر آپ نے "عیسائیت کا اسلام سے مقابلہ کیا" اور اسلام کی برتری ظاہر کی۔ محترمہ حمیدہ بانو کی تقریر کے بعد ایک بہن نے اپنی پنجابی نظم سنائی اور پھر محترمہ امۃ المالک صاحبہ راولپنڈی نے "جلسہ سالانہ کی اہمیت" پر تقریر کی آپ نے کہا ربوہ کے مقدس مرکز میں سال کے آخر میں جمع ہو کر اپنے ایمان کو تازہ کرنا ہر احمدی کا ایک ضروری فرض ہے اس جلسہ کی بنا حضرت مسیح پاک نے رکھی تھی اس جلسہ میں شمولیت سے نہ صرف ایمان تازہ ہوتا ہے بلکہ ہمیں علم عرفان اخوت محبت کفایت شعاری، سادگی اور اولو العزمی کے عملی سبق ملتے ہیں۔ اور ان عظیم مقاصد کے لئے سختیاں برداشت کرنیکی قوت حاصل ہوتی ہے

اس تقریر کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری کی تقریر جلسہ گاہ مردانہ سے سنی گئی بعدہٗ محترمہ مبارکہ انجم صاحبہ بی اے بی ٹی لاہور نے وفات مسیح ناصری کے موضوع پر ایک فاضلانہ مضمون پڑھا جس میں آپ نے قرآن پاک احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالوں سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح ناصری اپنی طبعی موت وفات پا گئے۔ اس تقریر کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

مورخہ ۲۷ دسمبر۔ اجلاس اول

وقفِ زندگی کی اہمیت پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی بصیرت افروز تقریر

۲۷ دسمبر ۱۹۶۰ء کو پروگرام کے مطابق سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تقریر مستورات نے بہت دلچسپی سے سنی۔ بعد ازاں مستورات کا پروگرام زیر صدارت مجیدہ شاہ نواز صاحبہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی تقریر سے شروع ہوا۔ آپ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد وقف زندگی کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ وقف زندگی کا تعلق مردوں سے تو ہے ہی عورتوں پر بھی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ تعلیم جو ایک مسلمان کو صحیح معنوں میں مسلمان بناتی ہے ماں کی گود سے شروع ہوتی ہے۔ ماں کی گود وہ پہلی درسگاہ ہے جہاں سے بچہ راہ عمل شروع کرتا ہے۔ ہمیں کوشش کرنا چاہیئے کہ احمدی بچے وہ درس حیات لے کر پروان چڑھیں جو ایک سچے مسلمان کا طرۂ امتیاز ہے۔ بہت ممکن ہے کہ ان ہی میں سے کوئی محمد بن قاسم، خالد بن ولید، اور طارق بن زیاد پیدا ہو جو اسلام کی شان کو چار چاند لگا دیں۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا میں پہنچانے والے ہوں۔ جو خدا تعالےٰ کا نام دنیا کے کونے کونے میں بلند کر دیں اور اسلام کا پرچم اس شان سے لہرائیں کہ تمام دنیا حلقہ بگوش اسلام ہو لیکن یہ سب کچھ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ضرورت ہے ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی سی بے مثال قربانی کی۔ اس کے لئے ضرورت ہے ہاجرہؓ کے سے صبر و استقلال کی اور اس کے لئے ضرورت ہے اسمٰعیلؑ کی سی عدیم المثال اطاعت و فرمانبرداری کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم الشان قربانی کو خدا تعالےٰ نے اتنا نوازا اتنا نوازا کہ آپ کی ذریت میں سے وہ نبی پیدا ہوا جو سرتاج لولاک ہے۔ پس ان تین بزرگ ہستیوں کی قربانی ہر ماں سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ان کی طرح اپنی زندگی وقف کرے اور اس کا وقف زندگی کا اس زمانہ کے لحاظ سے بہترین صورت یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کی نیک تربیت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے ہر ماں اپنے جگر گوشہ کو خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے، اسلام کی بقا کے لئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو دوبالا کرنے کے لئے اچھی تربیت دے اور پھر اسے وقف کرے ان کو بچپن سے ہی ایسی تعلیم دے جن سے ان کے دلوں میں اسلام کی محبت اور خدا تعالےٰ کی عظمت قائم ہو وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ وہ میدان عمل میں کوئی پناہ گاہ تلاش کرنے کی بجائے صف اول میں سرگرم عمل نظر آئیں۔ ربوہ میں جامعہ احمدیہ کی درسگاہ اور مختلف تنظیموں کا قیام محض اور محض اسی غرض کے لئے ہے کہ ہماری جماعت کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اسلام کے جانباز سپاہی بنیں۔

پس میں احمدی بہنوں سے امید رکھتی ہوں کہ وہ اپنی اولاد کو اس رنگ میں تربیت دیں گی جس سے وہ اسلام کے رنگ میں رنگین ہوں آپ نے مزید فرمایا میرے دل میں اس بات کی شدید تڑپ ہے کہ ہمارے بچے اسلامی تہذیب اسلامی تعلیم اور شعار کا ایسا مکمل نمونہ ہوں کہ دوسرے دیکھنے والے ان کو دیکھ کر رشک کریں

اس کیلئے ضرورت ہے ایسی باعمل ماؤں کی جو اپنے بچوں کی نگرانی کرتی رہیں کہ آیا انہوں نے نماز پڑھی؟ قرآن کریم کی تلاوت کی سلسلہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا اچھے کاموں کی رغبت اور برے کاموں سے اجتناب کا جذبہ ان میں پیدا ہوا؟ اگر احمدی مائیں ان چند ایک امور کو ذہن نشین کر لیں تو وہ دن دور نہیں کہ اسلام کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں لہرائے گا اور کسی جگہ بھی شیطان کی حکومت باقی نہ رہے گی کیونکہ ہمارے پاس وہ نسخہ کیمیا ہے جس میں ہدایت اور رہنمائی کی ہر چیز موجود ہے وہ نسخہ قرآن کریم ہے اس شمع کو ہاتھ میں لیکر اٹھیئے تاریکی خود بخود دور ہوتی جائیگی اور روشنی و فتح آپ کے قدم چومیگی آپکی تقریر کے ساتھ دوسرے روز کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

حج بیت اللہ

کچھ عرصہ سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پروگرام میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ ہر سال خدام الاحمدیہ کا ایک نمائندہ حج کے لئے جائے۔ گزشتہ سال افسوس ہے کہ تحریک حج میں خاطر خواہ فنڈ نہ ہوتے کے باعث ہمارا نمائندہ نہ جاسکا۔ اس سال ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے تو ہمارا نمائندہ ضرور حج کو جائے۔ اس لئے جملہ مجالس کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اس اہم اسلامی عبادت کے ثواب میں شریک ہوں۔ اور تحریک حج کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اسی تحریک کے ممبران کو سال میں صرف ایک روپیہ چندہ دینا ہوتا ہے۔ امید ہے کہ قائدین اپنے اپنے ہاں اس تحریک کو عام فرمائیں گے۔ اور خدام اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ انسپکٹران خدام الاحمدیہ کو بھی فراہمی فنڈ کے لئے توجہ دلادی گئی ہے۔

۲۔ مجلس مرکزیہ کی یہ خواہش ہے کہ اس سال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی صحابی خدام کے نمائندہ کے طور پر حج کے لئے تشریف لے جائیں۔ اس لئے حضور کے صحابہ میں سے جو بزرگ اس کے لئے تیار ہوں وہ فوری طور پر اطلاع دیں۔ چونکہ حکومت کی طرف سے حج پر جانے والوں کا انتخاب بذریعہ قرعہ ہوتا ہے اس لئے ایک سے زیادہ درخواستیں بھجوائی جائیں گی۔ جس دوست کا انتخاب کیا گیا۔ ان کی خدمت میں انشاء اللہ بحری جہاز کا نصف کرایہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے پیش کیا جائے گا۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعزیتی قراردادیں

جماعت احمدیہ لاہور }

(۱) حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم ترین صحابہ میں سے تھے اور آپ کو بہت لمبا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کا میسر آیا پھر آپ کو تقسیم ملک کے بعد قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

(۲) مکرم مولوی عبدالغفور صاحب فاضل (مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بچپن ہی سے اپنے آپ کو خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیا تھا اور آخر دم تک اپنے اس وقف پر قائم رہے اور نہایت خلوص اور جانفشانی سے اپنی ساری عمر خدمت سلسلہ عالیہ احمدیہ میں صرف کر دی۔ مرحوم کئی سال تک لاہور میں بھی بطور مبلغ متعین رہے۔

(۳) حضرت چوہدری غلام محمد صاحبؓ امیر جماعت ہائے احمدیہ بوبک چہار اں ضلع سیالکوٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ میں سے تھے۔ نہایت دیندار۔ متقی اور بہت مخلص بزرگ تھے مرحومین کی وفات پر جماعت احمدیہ لاہور گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ۔ لاہور)

مجلس خدام الاحمدیہ میرپور (آزاد کشمیر) }

(۱) مجلس خدام الاحمدیہ میرپور آزاد کشمیر کا اجلاس مکرم مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب فاضل کی وفات پر گہرے رنج و غم اور قلبی دکھ کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صحابی تھے۔ واقف زندگی تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغ اور مربی کے طور پر ایک لمبے عرصے تک بطریق احسن خدمات انجام بجا لاتے رہے اور آخری وقت تک خدمت دین میں مصروف رہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنا قرب عطا فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین (قاضی محمد برکت اللہ ایم اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

(۲) مجلس خدام الاحمدیہ میرپور آزاد کشمیر کا یہ اجلاس حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم اور دلی دکھ و قلق کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت بھائی صاحب مرحوم سلسلہ کے ایک بہت بڑے بزرگ تھے۔ ان کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنا قرب بخشے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

(قاضی محمد برکت اللہ قائد مجلس)

فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول، کا نیا تعلیمی سال شروع ہے۔ اس سکول کی نرسری پہلی اور چھٹی جماعت میں داخلہ ۷ جنوری بروز جمعہ سے شروع ہے اور یہ داخلہ پندرہ دن تک جاری رہے گا۔ باقی جماعتوں میں بھی ٹسٹ لیکر بچّوں کو داخل کیا جا سکتا ہے۔ کوائف ہیڈ مسٹرس صاحبہ سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

احباب کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو اس سکول میں داخل کروائیں۔ سکول میں عام مروجہ تعلیم کے علاوہ انگریزی ابتدائی جماعتوں سے پڑھائی جاتی ہے۔ اور دینیات پر خاص زور دیا جاتا ہے۔

خاکسار مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وعدہ جات وقف جدید سال چہارم

نام وعدہ کنندہ	پیسے	روپے
محمد احمد صاحب مولوی فاضل ربوہ	۱۲	۶
چوہدری عنایت اللہ صاحب، ربوہ	۵۰	۶
سید اقبال حسین صاحب دارالصدر غربی "	۰	۷
ڈاکٹر بشیر محمد صاحب نمالی ربوہ	۲۵	۶
اہلیہ صاحبہ " "	۲۵	۶
ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	۰	۷
منور احمد صاحب پسر ڈاکٹر بشیر محمد نمالی	۲۵	۶
نور احمد صاحب قمر فائدآباد	۵۰	۲
نسیم اختر صاحبہ چک ۳۲ سرگودھا	۰	۶
دوست محمد صاحب ایکسٹرا سیشن بنوں	۰	۸
فتح محمد صاحب احمدیہ مسجد پشاور	۵۰	۵
محمد الدین صاحب چاہ مہندی رتہ سیالکوٹ	۰	۷۰
سلطان احمد صاحب مجاہد حافظ آباد معلم وقف جدید	۲۵	۶
سعید ظہور احمد صاحب ولد سعید عبدالستار صاحب ربوہ	۱۸	۶
عبدالستار صاحب ولد دین محمد صاحب	۰	۵
سید محمد احمد صاحب منصوری	۰	۲
شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ مختار عام۔ ربوہ	۰	۷
مبارک احمد، برکات احمد صاحبان گلگت ایجنسی	۰	۱۲
بذریعہ محمد عالم صاحب قریشی لالہ موسیٰ	۰	۷
کرم دین صاحب رسالپور	۰	۲۵
بذریعہ مرزا محمد صادق صاحب فتح پور گجرات	۰	۲۱
بذریعہ محمد طفیل صاحب گھنوکے ججہ	۰	۶

نام وعدہ کنندہ	پیسے	روپے
بذریعہ محمد سعید صاحب مونگ گجرات	۰	۱۱
بذریعہ محمد اسمٰعیل صاحب، تولیکی گوجرانوالہ	۰	۲۶
بذریعہ عبداللہ صاحب سلیم پور سیالکوٹ	۱۹	۶
جماعت سوہاوہ ضلع گوجرانوالہ بذریعہ بشیر احمد صاحب	۰	۲۷
اہلیہ صاحبہ منظور احمد صاحب ڈیکو سیالکوٹ	۰	۶
بابا کرم الٰہی صاحب "	۲۵	۶
پیر معین الدین صاحب	۰	۶
بیگم صاحبہ "	۰	۶
بچگان "	۰	۸
رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ	۲۵	۶
بشریٰ بیگم صاحبہ چک ۳۵	۰	۶
زبیدہ بیگم صاحبہ "	۰	۶
چوہدری محمود احمد صاحب دارالنصر۔ ربوہ	۰	۶
حکیم سید عبدالرحمٰن صاحب	۱۸	۶
والدین "	۱۸	۶
بذریعہ فضل حق صاحب جماعت لدھڑ کرم سنگھ سیالکوٹ	۲۵	۱۴
چوہدری منور احمد صاحب ملتان منجانب والد صاحب مرحوم چوہدری محمد الدین صاحب	۰	۲۵

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری محمد یعقوب صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۱۲۱ ج-ب ضلع لائلپور کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالسمیع عفی عنہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۸۱۰:- میں زینب بی بی زوجہ صدر الدین صاحب قوم ٹیگل پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ زیور طلائی ڈنڈیاں وزنی ۱/۲ تولہ قیمتی ۲۰۰/- اور ایک عدد سلائی مشین قیمتی قریباً ۲۰۰ روپے ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰/- روپے بذمہ خاوند ہے کل مبلغ ۴۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ... کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامتہ:- نشان انگوٹھا زینب بی بی ۲۵/۱۰/۶۰

گواہ شد:- نشان انگوٹھا صدر الدین ولد اللہ دتا خاوند موصیہ محلہ دار النصر ربوہ

گواہ شد:- غلام رسول ولد صدر الدین پسر موصیہ ۲۵/۱۰/۶۰۔

نمبر ۱۵۸۱۱:- میں حمیدہ بیگم زوجہ نذیر احمد مرحوم قوم ٹیگل پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیورات کانٹے ۲۔ نتھ ۳۔ نکلس ۴۔ گھڑی چوڑی ۵۔ ڈنڈیاں ۶۔ انگوٹھی وزن قریباً نو تولے مالیتی ایک ہزار روپیہ۔ (۲) حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے جو کہ خاوند مرحوم سے وصول کر لیا ہے (۳) اور مبلغ پندرہ صد روپیہ بصورت حصہ وراثت خاوند مرحوم بمعہ حق مہر ایک عدد مکان پختہ محلہ دار النصر ربوہ مالیتی قریباً ۲۵۰۰ روپے ہے جو ابھی قابل تصفیہ وراثت ہے کل مبلغ ۵۰۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامتہ:- حمیدہ بیگم زوجہ نذیر احمد مرحوم محلہ دار النصر ربوہ۔

گواہ شد:- غلام رسول مہر برادر موصیہ دار النصر ربوہ

گواہ شد:- محمد بخش سکرٹری مال دار النصر ربوہ

نمبر ۱۵۹۰۹:- میں چوہدری نصیر احمد شاد ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ معلمی عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن عزیز پور ڈگری ڈاکخانہ بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ صوبہ سابق پنجاب (مغربی پاکستان) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے والد صاحب حیات ہیں اور میں نے ابھی تک کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں بنائی ہے۔ ۲۔ اس وقت مجھے ناصر آباد فارم سابق سندھ کی طرف سے بمعہ گندم ایک من ۸۲/- روپے ملتے ہیں۔ مگر یہ میری ملازمت عارضی ہے۔ میں اس کے علاوہ کوئی کسی قسم کی آمد نہیں رکھتا اپنی آمد کے جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ جو کہ اس وقت ماہوار ۸/۳/- بنتی ہے۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اس آمد کے علاوہ اگر کوئی اور آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد میری جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی یعنی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ہر طرح قائم و دائم رہے گی۔

العبد:- خاکسار نصیر احمد شاد ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام پرائمری سکول ناصر آباد اسٹیٹ فارم ڈاکخانہ خاص۔ ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد:- غلام احمد بدوملوی چیف انسپکٹر تحریک جدید بمقام ناصر آباد ۱۸/۱/۶۰

گواہ شد:- سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۴۷۲۶

نمبر ۱۵۹۱۱:- میں زہرہ خانم زوجہ شیخ تاج الدین انصاری قوم شیخ پیشہ × عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن شاہی محلہ لاہور صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے:۔

حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ وصول شدہ زیور طلائی ڈیڑھ تولہ قیمت تقریباً دو صد روپیہ دس مرلہ زمین سفید محلہ دار النصر ربوہ قیمت مبلغ پانچصد روپیہ میزان ملکیت میری سات صد روپیہ ہے اور حق مہر کے علاوہ آج جو میری مذکورہ بالا مبلغ سات صد روپیہ ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا جیب خرچ خاوند کی طرف سے جو مبلغ بیس روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ تفصیل حق مہر مبلغ دو ہزار وصول کر چکی ہوں بصورت دیہاتی مکان موضع کند عالہ شیخاں ضلع ہوشیار پور خام و پختہ جس کا کلیم نا منظور ہوا کیونکہ مالیت دس ہزار سے کم ہے۔ زیور دو مندری و بندے طلائی قیمت دو صد روپیہ جس کا وزن ۱½ تولہ زمین دس مرلہ سفید محلہ دار النصر قیمت پانچصد میزان سات صد روپیہ۔

مسقط رقم الحروف تاج الدین بقلم خود خاوند موصیہ ۱۵/۱۱/۶۰

الامتہ:- زہرہ خانم زوجہ شیخ تاج الدین ۲۱۷ شاہی محلہ لاہور

گواہ شد:- منیر احمد پسر موصیہ ۲۱۷ شاہی محلہ لاہور

گواہ شد:- تاج الدین خاوند موصیہ ۲۱۷ شاہی محلہ لاہور۔

صدر ایوبؒ چار روزہ دورے پر آج یوگوسلاویہ پہنچ رہے ہیں

شاہِ ایران اور لبنان کے رہنماؤں سے صدر ایوب کی بات چیت

کراچی ۱۳ر جنوری، صدرِ مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان یوگوسلاوہ کے چار دن کے دورے پر آج بلغراد پہنچ رہے ہیں، جہاں ان کے استقبال کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یوگوسلاویہ کے وزیر اطلاعات نے بلغراد میں اعلان کیا ہے کہ صدر پاکستان کا دورۂ یوگوسلاویہ دونوں ملکوں کے تعلقات میں سنگِ میل ثابت ہوگا۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے بھی یقین ظاہر کیا ہے کہ اس دورۂ خیرسگالی اور دوستی سے بہت فائدہ پہنچے گا۔

صدر ایوب کل صبح آٹھ بجے ماری پور کے ہوائی اڈے سے روانہ ہوئے۔ راستہ میں انہوں نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تہران میں قیام کیا اور شہنشاہ ایران سے باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کی۔ تہران سے صدر ایوب اور ان کے رفقاء بیروت پہنچے جہاں وہ رات بسر کرنے کے بعد یوگوسلاویہ کے چار روزہ دورے پر آج بلغراد روانہ ہو رہے ہیں۔

صدر ایوب جب بیروت پہنچے تو لبنان کے وزیراعظم صائب السلام پیشوائی کے لئے موجود تھے۔ رات کو صدر فواد شہاب نے صدر کے اعزاز میں ایک ڈنر کا اہتمام کیا۔ جس میں دونوں سربراہوں نے باہمی دلچسپی کے امور اور مختلف دوسرے مسائل کے بارے میں تبادلۂ خیالات کیا۔

وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب بھی صدر کے ہمراہ گئے ہیں۔ مسٹر محمد شعیب نے روانگی سے پیشتر ماری پور کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران کہا کہ صدر ایوب کے اس دورۂ خیرسگالی اور دوستی سے یقینی طور پر بہت فائدہ ہوگا۔ آپ نے یقین ظاہر کیا کہ مغربی جرمنی اور یوگوسلاویہ سے دوسرے پانچسالہ منصوبے کے لئے اقتصادی امداد و تعاون حاصل ہو جائے گا۔ وزیر خزانہ نے بتایا کہ مغربی جرمنی، اٹلی، یوگوسلاویہ اور جاپان کی بعض فرموں نے پاکستان میں سرمایہ لگانے میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔

دریں اثنا بلغراد میں صدر ایوب کے پرجوش خیر مقدم کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کی اطلاع کے مطابق شہر کی بڑی بڑی گزرگاہوں کو دونوں ملکوں کے جھنڈوں سے خوب سجایا گیا۔ مکانوں کی چھتوں اور درختوں پر بھی قومی پرچم لہرا رہے ہیں۔ بلغراد کے ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات نے صدر ایوب کا شاندار استقبال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج اخبارات نے پاکستان اور نئی حکومت کی کامرانیوں کے بارے میں خاص مضامین شائع کئے۔ ریڈیو بلغراد نے بھی دس منٹ کا خاص ٹیلی ویژن پروگرام پیش کیا۔

بلغراد کے وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ صدر ایوب کا دورۂ یوگوسلاویہ دونوں ملکوں کے تعلقات میں سنگِ میل ثابت ہوگا۔ آپ نے کہا "یہ دورہ دونوں ملکوں میں نظریاتی اختلافات کے باوجود دوستانہ تعلقات کی روشن مثال ہے"۔

روس سے معاہدہ تین ماہ تک ہو جائے گا۔

کراچی ۱۳ر جنوری۔ پاکستان کے وزیر معدنیات مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہ توقع ظاہر کی کہ یوگوسلاویہ اور مغربی جرمنی کے دورے سے صدر ایوب کی واپسی کے بعد اور زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے اندر سوویٹ روس سے پاکستان کا معاہدہ ہو جائے گا۔ اس معاہدے کے تحت روسی ماہر پاکستان میں تیل تلاش کرنے میں مدد دیں گے۔ مسٹر بھٹو نے ان خبروں کی تردید کی کہ پاکستان اور سوویت روس کی بات چیت میں شدید رکاوٹیں اور الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں۔

مُلک کو صنعتی لحاظ سے ترقی یافتہ بنانے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں

سائنسدانوں سے گورنر مشرقی پاکستان لیفٹنٹ جنرل محمد اعظم خان کی اپیل

ڈھاکہ ۱۲ر جنوری۔ مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خان نے کل یہاں تیرھویں آل پاکستان سائنس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے سائنسدانوں پر زور دیا کہ وہ ملک کو صنعتی لحاظ سے ترقی یافتہ بنانے اور غربت دُور کر کے عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

اس کانفرنس میں ملک کے دونوں حصوں اور دوسرے ممالک کے قریباً پانچ سو سائنسدان شرکت کر رہے ہیں کانفرنس چھ روز جاری رہیگی۔

گورنر مشرقی پاکستان نے اپنی فی البدیہہ افتتاحی تقریر میں سائنسی علوم اور تحقیقات کو آگے بڑھانے کے سلسلہ میں بین الاقوامی تعاون اشتراک پر زور دیا اور واضح کیا کہ سائنسی علم اور ٹیکنالوجی کو تباہی کے لئے نہیں بلکہ بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود اور خوشحالی و فارغ البالی کے لئے استعمال ہونا چاہیئے۔

کانفرنس کے صدر عمومی ڈاکٹر عبدالسلام صدر شعبۂ ریاضی امپیریل کالج آف سائنس لندن نے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ایک نسل کے عرصۂ حیات کے اندر اندر غربت کو دور کرنے کے لئے پوری قوم کا مصروفِ عمل ہونا اور روحانی قوت کو مجتمع کر کے اسے بروئے کار لانا ضروری ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس خیال کا اظہار کیا کہ غربت کو دور کرنے کے لئے ٹیکنالوجیکل مہارت اور سرمایہ کے ساتھ ساتھ جس چیز کی زیادہ ضرورت ہے وہ قوم کا اپنا عزم اور ارادہ ہے یعنی یہ کہ پوری قوم اس بات کا مصمم ارادہ کر لے کہ وہ ملک سے غربت و افلاس کو نابود کر کے رہیگی۔ آپ نے کہا نئی حکومت کے برسرِ اقتدار آنے سے قبل بدقسمتی سے یہی چیز قوم میں مفقود تھی۔ نئی حکومت کے برسرِ اقتدار آتے ہی ساتھ ہی پاکستان نے ترقی کی طرف قدم اٹھانا شروع کر دیا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ اس نے آغاز کار ہی تہیہ کر لیا تھا کہ وہ پانچ سال کے اندر اندر جملہ مشکلات پر قابو پاتے ہوئے ملک کو شاہراہ ترقی پر گامزن کئے بغیر دم نہ لے گی۔

ڈاکٹر سلام صاحب نے سائنس کمیشن کی کارگذاری اور اصلاحات کے نفاذ کے سلسلہ میں حکومت کی مستعدی کا ذکر کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ سائنسی تحقیق کے میدان میں سنہ ۱۹۶۱ء کا سال دَورِ جدید کا آغاز ثابت ہوگا۔ آپ نے اس توقع کا بھی اظہار کیا کہ ملک کے سائنسدان حالات کے تقاضے کا صحیح احساس کرتے ہوئے

راولپنڈی کے بہت سے گھرانے

اب خود اور اپنے بچوں کو صرف نور کاجل استعمال کرواتے ہیں۔ ہمارے تجربہ میں نور کاجل بچوں خصوصاً نوزائیدہ بچوں کی آنکھوں کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔

خط محترمہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی ۱۲/۱۰/۶۰

قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۵۰ پیسے علاوہ ڈاک و پیکنگ۔

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

جنرل برکی قائمقام صدر ہوں گے

راولپنڈی ۱۳ر جنوری کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی عدم موجودگی میں لفٹننٹ جنرل واجد علی برکی صدر کے عہدے پر کام کریں گے

امریکہ سے معاہدہ دوستی کا نفاذ

کراچی۔ ۱۳ر جنوری۔ پاکستان اور امریکہ کے درمیان دوستی و تجارت کا معاہدہ کل سے نافذ ہو گیا ہے اس معاہدے پر دراصل ۱۲ر نومبر سنہ ۱۹۶۰ء کو واشنگٹن میں دستخط ہوئے تھے۔ لیکن اس معاہدے کی توثیقی دستاویزات کا آج تبادلہ ہوا ہے۔ دستاویزات کے تبادلہ کی رسم میں پاکستان کی طرف سے وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن اور امریکہ کی جانب سے امریکی سفیر مسٹر ایم رونٹری نے دستخط کئے۔ اس معاہدے کے تحت پاکستان اور امریکہ ایک دوسرے ملک کے باشندوں سے سرمایہ کاری، کاروبار اقامتی حقوق اور ملازمتوں کے بارے میں غیر مشروط ترجیحی سلوک کریں گے۔

توثیقی دستاویزات کے تبادلہ کی تقریب وزارت تجارت کے کمیٹی روم میں ہوئی اس موقع پر وزارت تجارت کے سیکرٹری مسٹر ایس عثمان علی اور امریکی سفارت خانہ میں اقتصادی امور کے کونسلر مسٹر تھامس سی رالبن بھی موجود تھے پاکستان اور امریکہ کے درمیان دوستی و تجارت کا یہ پہلا معاہدہ ہے۔

امریکی سفیر مسٹر ولیم رونٹری نے ایک مختصر سی تقریر میں اس معاہدے کو کئی لحاظ سے بہت اہم قرار دیا۔ اور یقین ظاہر کیا کہ اس سے دونوں ملکوں کی باہمی دوستی میں اور اضافہ ہوگا۔ اور باہمی مفاد کے امور سرانجام دینے میں آسانی ہوگی۔ اس موقع پر وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے کہا کہ اس معاہدے سے نہ صرف دوستی بلکہ عالمی امن کو آگے بڑھانے میں بھی مدد ملے گی۔

---

۴ آگے آئیں گے اور اس تقاضے کو پورا کرتے ہوئے وقت کے چیلنج کو قبول کریں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴